احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 10 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 10 اکتوبر 2003ء 13 شعبان 1424 ہجری-10 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 231

رحمت کا نمونہ

17 ھ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں ذمیوں کا ایک وفد آیا تو انہوں نے وفد سے پوچھا کہ مسلمان تمہیں ستاتے تو نہیں تو سب نے ہم آواز ہو کر کہا کہ ہم پابندی عہد اور شریفانہ اخلاق کے سوا مسلمانوں میں اور کچھ نہیں پاتے۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 184-مطبوعہ 1939ء)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہمارا اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران جن کے گھر میں آپ کی رہائش تھی ان کی روایت ہے کہ

''جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلّہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے۔ کپڑے بنوا دیتے یا نقد تقسیم کر دیتے تھے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے''۔ (سیرت المہدی۔ جلد سوم۔ صفحہ 94)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ صفحہ 34-36)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2003ء کا اپ ڈیٹ

مورخہ 6۔اکتوبر 2003ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ عتیق الرحمٰن ابن من الرحمٰن صاحب حاصل کردہ نمبر 936 فیصل آباد بورڈ

☆ پری میڈیکل گروپ نورالامین ابن ڈاکٹر عبدالخالق منیر صاحب حاصل کردہ نمبر 912 ملتان بورڈ

شگفتہ کنول بنت ریاض احمد صاحب حاصل کردہ نمبر 912 ایبٹ آباد بورڈ

☆ جنرل گروپ مسرت صبا بنت مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب حاصل کردہ نمبر 870 کراچی بورڈ

پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمپیوٹر آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔

نوٹ: ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ (نظارت تعلیم)

آگاہی صحت عامہ
Public Health Awareness

آگاہی صحت عامہ کے تحت ایک سیمینار مورخہ 19۔اکتوبر 2003ء بروز اتوار شام 4:00 بجے بعد نماز عصر سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ نیورو فزیشن ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب سیمینار Conduct کرینگے۔ موضوع ہے۔ ''فالج (Brain Attack) اور اس سے بچاؤ کے طریق'' جو خواتین وحضرات اس سے استفادہ کرنا چاہیں وہ دفتر انتظامیہ فضل عمر ہسپتال میں اپنا نام رجسٹر کروائیں تاکہ دعوت نامے جاری کیے جاسکیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اخلاق نیکیوں کی کلید ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے- جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں- میرا تو یہ مذہب کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے- زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے- اسٹر کنیا بھی کام آتا ہے- اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے- مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا- ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آ سکتا - مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے- کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں- اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی - اور یہی وہ مقام ہوتا ہے- جہاں انسان اضل ھم اضل کا مصداق ہو جاتا ہے- پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے' کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے-

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے- اخلاق ہے- دو لفظ ہیں- ایک خَلق اور دوسرا خُلق- خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا- جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت- اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ- لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے' اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو' مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں' اس لئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا- ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں- اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی' اس اندھے ہی کی مانند ہے- خَلق تو ایک بدیہی بات ہے- مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے- اگر اخلاقی بدیاں اور ان کی لعنت معلوم ہو- تو حقیقت کھلے- غرض اخلاقی خوب صورتی ایک ایسی خوب صورتی ہے' جس کو حقیقی خوب صورتی کہنا چاہئے- بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں- اخلاق نیکیوں کی کلید ہے- جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو- دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں- مگر اندر نہیں جا سکتے- لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے' تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے- اخلاق کو حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے-

کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی' مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی- ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے- (ملفوظات جلد اول ص 354)

وہ میرا ماہی، وہ میرا رہبر

وہ ایک بادل
جو زرد موسم اجاڑ رُت اور جھلتے منظر میں
آبروئے بہار بن کر گرج رہا تھا برس رہا تھا

وہ چاند
جو ظلمتوں کی یورش میں روشنی کا ضمیر بن کر
چمک رہا تھا، دمک رہا تھا
وہ خوش نوا
جو حروف تازہ کے سب کرشمے، سبھی قرینے سمیٹ کر
اک جہان خفتہ کو لحہ لحہ جگا رہا تھا، سجا رہا تھا
وہ میرے فکر و نظر کا محور
وہ میرا ماہی، وہ میرا رہبر
جو میری سوچوں کے ہر دریچے سے جھانکتا تھا
جو میرے خوابوں میں اپنی خوشبو بکھیرتا تھا
جو میرے دل کی ہر ایک دھڑکن میں بولتا تھا
وہ مجھ کو اور میرے جیسے ہزاروں، لاکھوں محبتوں کے اسیر لوگوں کو
اپنی آنکھوں کے خواب دے کر
ہر آنے والی حسین رت کا نصاب دے کر
اور اپنی یادوں کے لہلہاتے گلاب دے کر
افق کے اس پار چل دیا ہے
کہ اس کو اپنا حبیب یکتا بلا رہا تھا
افق کے اس پار، کائنات عدم کے رخشندہ چاند تارو
افق کے اس پار میرے ماہی کو میرا جھک کر سلام کہنا
وہ جن کا گزرا ہے لحہ لحہ، تری محبت کے سائباں میں
وہ تیرے عشاق کیسے کاٹیں ترے بنا صبح و شام کہنا
ابھی تو ہر رہگذر پہ تیری' بچھی ہوئی تھیں کروڑوں آنکھیں
ابھی تو ان سب کو تو نے دینا تھا اذنِ دیدارِ عام، کہنا
کھلی ہوئی تھیں نہ جانے کب سے ترے دیارِ وفا کی باہیں
ترس رہا تھا تری سلامی کو تیرا دار السلام کہنا
افق کے اس پار جانے والے، رہ وفا کے عظیم راہی
رہے گا عالی مقام، دنیا میں تا ابد تیرا نام کہنا
یہ خاک و خوں کے سبھی بگولے خود اپنے گرداب ہی میں گم ہیں
خدا کی حکمت سے ہو رہے ہیں یہ سارے رسوائے عام کہنا
ترے مقدّر کے زائچوں میں زمیں کے سانچے بدل رہے ہیں
کہ رفتہ رفتہ اتر رہا ہے جہان نو کا نظام کہنا
افق کے اس پار کائنات عدم کے رخشندہ چاند تارو
افق کے اس پار میرے ماہی کو میرا جھک کر سلام کہنا

رشید قیصرانی

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی

مجلس عرفان

پروگرام ملاقات

مورخہ 27 جنوری 1995ء

سوال: ذیابیطس کے مریض کو جو انسولین لیتا ہو، روزہ رکھنے کی اجازت ہے کہ نہیں۔ڈاکٹری مشورہ تو یہی ہے کہ روزہ نہ رکھا جائے مگر اس مشورہ پر پورا اطمینان نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو تو علم ہے۔اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے۔اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو تو بعد کے ایام میں گنتی پوری کرلو۔لیکن اگر نہ پوری کرسکو تو پھر فدیہ کا طریق ہے جو ہر شخص کے اختیار میں ہے۔یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے مریض ہونے کا فیصلہ تو ڈاکٹر ہی کرے گا۔اور ڈاکٹر سب سے اچھا فیصلہ کرسکتا ہے۔اگر ڈاکٹر کہتا ہے کہ تمہارے لئے انسولین لگانا ضروری ہے اور اتنے وقفوں میں ضرور چاہیے تو یہ بالکل صحیح ہے اس کے مطابق عمل کریں۔

سوال: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو رَبّ العٰلَمِیْن فرماتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْن قرار دیتا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تعلق ہے تو اس دنیا کے علاوہ بھی اور بھی بہت سارے عالم ہیں اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی وسعت اس دنیا میں تو ظاہر ہے۔دیگر دنیاؤں کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب: یہ جو محاورہ ہے رَحْمَۃً للعالمین کا اس کا قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر مختلف شکلوں میں ذکر ملتا ہے اور قرآنی محاورہ ہی کے رو سے اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر جہاں آتا ہے۔وہاں یہود کو کل عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر بھی ملتا ہے۔آل عمران کو کل عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر ملتا ہے اور بہت سے ذکر ہیں اور حضرت مریم کو کل عالمین کی عورتوں پر فضیلت دینے کا ذکر ملتا ہے۔تو جہاں جہاں بھی لفظ عالمین ہے۔اس کا ترجمہ صورت حال کے مطابق کیا جائے گا۔رحمۃ للعالمین صرف ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ملتا ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اگر عالمین کا ترجمہ پوری کائنات کیا جائے تو پھر پہلے عالمین کا کیا ترجمہ کیا جائے گا۔ پہلے جتنے عالمین ہیں ان کا ترجمہ کچھ ایسا مدلل اور معقول ہونا چاہیے جس کے نتیجہ میں ہم سمجھ سکیں کہ یہاں محدود عالم مراد ہیں۔اور آگے وسیع تر عالم مراد ہیں۔

اس ضمن میں شروع ہی میں جب میں نے یہاں (لندن میں) رمضان میں سورۃ فاتحہ پر درس دیئے تھے۔اس میں یہ مضمون خوب کھول دیا تھا۔کہ اصل میں لفظ عالم معلوم چیز کو کہتے ہیں۔اور عالمین کا تصور وقت کے گزرنے کے ساتھ بڑھتا اور پھیلتا گیا ہے۔ مثلاً مشرق بعید کی بات ہو رہی ہو تو ان کا عالم مشرق بعید تک ہی محدود تھا۔ہندوستان کا عالم ہندوستان تک ہی محدود تھا۔اور بنی اسرائیل کا عالم اس خطے تک محدود تھا جس میں وہ بھیجے گئے اور اس زمانہ میں کل عالم کا تصور تو درکنار امریکہ کے ہی وجود کا علم نہیں تھا۔تو عالم کا تصور پھیلتا گیا ہے اور اس کے علاوہ بعض اور علامتیں ایسی ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے تمام بنی نوع انسان پر محیط دکھاتی ہیں۔اور وہ جو محدود عالمی تصور تھا اس سے نکال کر ایک وسیع ترین بین الاقوامی تصور کی طرف لے جاتی ہے۔ان آیات میں مثلاً ایک آیت یہ ہے یہاں نہ بنی اسرائیل فرمایا ہے نہ عرب فرمایا نہ عجم (تو کہہ دے اے لوگو کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

پس جب تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کے بھیجے گئے تو عالم کا تصور بھی تمام بنی نوع انسان پر پھیل گیا اور یہاں عالمین کا محدود ترجمہ کرنے کا ہمیں حق نہیں رہا۔

دوسرا جو لطیف اشارہ ہے وہ لفظ رحمت میں ہے رحمان کی تعریف جو قرآن کریم خود فرماتا ہے (۔) ہر چیز پر اللہ کی رحمت وسیع ہے۔یہ جو مضمون ہے یہ عالمی رسول کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کو رحمۃ للعٰلمین نہیں فرمایا گیا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ جب شروع ہوتا ہے اور یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب قیامت تک اس رسول کو چھوڑ کر اس کے دائرہ عمل سے باہر کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔کتاب آخری کتاب ہے۔تمام بنی نوع انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے۔اس کے بعد آخری دنیا تک جو عالم کا تصور ہمارے ہاں ابھرتا ہے وہ تصور دین حق کے اوپر بھی اطلاق پاتا رہے گا۔لیکن جہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ باقی کائنات کا اس عالمین کے ساتھ کیا تعلق ہے تو وہ ایک الگ مضمون شروع ہوتا ہے جس پر میں اب روشنی ڈالتا ہوں۔

باقی کائنات کے متعلق ہمیں ابھی تک کوئی علم نہیں ہے۔جو علم ہے وہ اتنا سرسری اور محدود ہے کہ اس کو علم نہیں کہا جاسکتا۔چنانچہ قرآن کریم یہ پیشگوئی فرماتا ہے اور قیامت تک کے لئے یہ پیشگوئی نافذ ہے (۔) (یعنی) اے بنی نوع انسان کے جن وانس کے چوٹی کے لوگو تم کوشش تو ضرور کرو گے لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ تم زمین وآسمان کی قطار سے باہر نکل سکو گے تو کوشش کر دیکھو۔تم سوائے استدلال کے اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ یہاں علم کا لفظ نہیں فرمایا۔ سلطٰن ایک غالب استدلال کو بھی کہتے ہیں اور وہ غالب استدلال امکانات کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔حسابی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔اور یہ امر واقعہ ہے جو اتنا قطعی ثابت ہو گیا ہے کہ اب تک کائنات کے جتنے کنارے دریافت ہوئے ہیں اس میں مختلف فاصلے بیان کئے جاتے ہیں جو روشنی کے سالوں سے ناپے جاتے ہیں ان میں جو پہلے سب سے زیادہ فاصلہ بیان کیا جاتا تھا وہ بیس ارب سال ہے۔بیس ارب سال کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان ایک پیغام لے کر اگر روشنی کی شعاع کے کندھے پر بیٹھ جائے اور ایک لاکھ اسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اڑے تو بیس ارب سال میں وہ دوسرے کنارے تک پہنچے گا۔مگر بیس ارب سال میں دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا کیونکہ وہ کنارے پھیل رہے ہیں اور تقریباً روشنی کی رفتار سے پھیل رہے ہیں۔تو یہ ایک لامتناہی سفر ہوگا۔تو رسول تو پیغمبر ہوتا ہے۔اور اگر پیغام ہی نہ پہنچے تو پیغمبر کیسے بنے گا۔اب تک جو ہم نے دیکھا ہے پیغام رسانی کا نظام وہ اس دنیا پر تو محیط ہے۔اور الحکم کا لفظ اس کی تائید کر رہا ہے۔لیکن اس کے سوا کسی اور کے نام یہ پیغام معلوم نہیں ہوتا۔نہ اس کے ذرائع مہیا کئے گئے ہیں اور کل عالم کا رسول ہونے کے باوجود اس عالم میں جو ہمیں معلوم ہے۔اس میں حیوانوں کی طرف نہیں ہے۔ چڑیوں کی طرف نہیں ہے۔ چڑیوں کے لئے رحمت اور بات ہے ان کی طرف رسول ہونا اور بات ہے۔

جو رحمت کا مضمون ہے وہ اس سے وسیع تر ہے جو رسالت کا مضمون ہے اور اس مضمون کو ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا، اب افلاک کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر ہمارے معروف دائرے میں جو افلاک ہیں جہاں کسی حد تک انسان کی رسائی ممکن ہے ان کی پیدائش کا کوئی مقصد نہیں ہے سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں اور یہ تمام افلاک آنحضورؐ کی آخری صورت میں تخلیق میں مددگار اور معاون ثابت ہوں اس پہلو سے جو رحمت کا مضمون ہے اس دنیا سے باہر بھی پھیل جاتا ہے اور زمانوں میں بھی، ماضی میں بھی چلا جاتا ہے مستقبل پر بھی حاوی ہو جاتا ہے۔

وہ اس طرح کہ اگر آپ ایک درخت لگائیں اور مقصد یہ ہو کہ اس کو آم کے پھل لگیں تو درخت کے لئے اتنی محنت آپ کرتے ہیں اور اس سے پہلے جو زمین میں اس درخت کے لئے جو تیاری ہو چکی ہے وہ بے انتہا باریک در باریک پیغام قدرت نے ان خلیوں میں لکھ دیئے ہیں۔جنہوں نے بالآخر درخت پر منتج ہونا ہے۔ لیکن آم کے درخت آم دینا چھوڑ دیں تو ان درختوں کو آپ کیا کریں گے۔سوائے اس کے کہ آپ کاٹ کر ایندھن بنا دیں۔اور کوئی مقصد نہیں رہے گا۔اس وقت یہ نہیں سوچا جائے گا کہ دیکھو اس کی تیاری میں ایک ارب سال لگا تھا۔اور اس تیاری کے بعد اب تم درختوں کو بے دردی سے کاٹ رہے ہو جب مقصد نہ رہے تو پھر اس کی پرواہ نہیں رہتی۔اب کرسیوں پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں کرسیوں کی تیاریاں ہوئی ہیں درخت کب سے لگے ہوئے جو کرسی بیٹھنے پر گر جائے اس کو آپ توڑ کر پھینک دیں گے آگ لگا دیں گے۔اگر یہ مقصد نہ ہوتا کہ آم کے درخت کو آم لگیں تو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ آم کے درخت کی تیاری ہی نہ کرتا۔اگر یہ مقصد نہ ہوتا کہ کیلے کے درخت کو کیلے لگیں تو کیلوں کے پھلوں کی تیاری شروع سے ہوتی ہی نہ۔تو اب دیکھیں پھل کی رحمت کس طرح پہلے موجودات جو اس سلسلے کے موجودات ہیں۔ان پر دور تک اثر انداز ہوتی چلی جاتی ہے ماضی کے آخری کنارے پر پہنچ جاتی ہے تو یہ دراصل رحمۃ للعالمین کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا عظیم وجود تھا جس کو خدا تعالیٰ کی سب سے زیادہ شناسائی ہوئی تھی۔ایسی شناسائی جو ملائکہ کو بھی نہیں تھی، اس وجود کو پیدا کرنے کے لئے زمین وآسمان کی تیاری ہوئی ہے۔اس سے پہلے جتنے وجود بنائے جانے ضروری تھے۔جن جن شکلوں میں زندگی کو تخلیق کرنا لازم تھا۔وہ سارے زیر احسان ہیں اس آخری پھل کے جس کے لئے تیاری ہو رہی تھی۔تو اس پہلو سے درجہ بدرجہ عالم کا مضمون بڑھتا چلا گیا۔رسالت کا مضمون پھیلتا چلا گیا اور رحمت کا مضمون تو ہر دوسرے مضمون پر حاوی ہو گیا۔

سوال: حدیثوں سے ثابت ہے کہ عورتوں کے لئے بیت الذکر میں جمعہ پڑھنا فرض نہیں ہے۔کیا تراویح یا اعتکاف بیٹھنے کے لئے عورتوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے؟

جواب: جو چیز فرض نہ ہو اس پر پہلے یہ سوال

اٹھانا چاہئے کہ جو فرائض نہ ہوں، ان کے لئے حوصلہ افزائی کرنا چاہئے یا نہیں جو فرائض نہیں ہیں یا اگر وہ بدیاں ہیں تو پھر ہرگز اس کو Encourage نہیں کرنا چاہئے اگر وہ نیکیاں ہیں تو وہ نوافل میں آتی ہیں اور نوافل کی ترغیب قرآن کریم خود دیتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھا کرو۔ یہ تمہارے لئے نوافل ہوں گے۔ نوافل کی تو بڑی واضح تلقین قرآن فرماتا ہے۔ اس لئے اگر وہ دائرہ جو فرائض کے دائرہ سے باہر کا ہے اس میں عورتوں کو ترغیب دی جائے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔

سوال: کیا گھر میں اعتکاف بیٹھنا جائز ہے؟

جواب: اس اعتکاف کا ذکر قرآن وحدیث وسنت میں موجود نہیں کہ گھر میں اعتکاف بیٹھو۔ قرآن کریم کے نزول کے بعد اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم کے نزول سے پہلے حضرت زکریا کے ذکر میں حضرت مریم کے ذکر میں ایک حجرہ میں بیٹھ رہنا۔ اس قسم کے مضامین تو ملتے ہیں۔ راہبوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس مقصد کیلئے یہ اجازت دیتا تھا وہ اس مقصد کو بھلا کر اس سے ہٹ گئے۔ تو دین نے پھر راہب ہونے کی کوئی ترغیب نہیں فرمائی۔ بلکہ اس سے منع فرمایا ہے زندگی کے ساتھ مل کر اپنی جدوجہد کو اس طرح شامل کردینا کہ روزمرہ کے کام اور عبادت میں کوئی فرق نہ رہے۔ یہ سب سے اعلیٰ دینی تعلیم ہے۔ الگ الگ حجرے بنا کر وہاں اعتکاف بیٹھ جانا اس کا کوئی مضمون نظر نہیں آتا۔ لیکن اس طرح منع نہیں ہے کہ گویا حرام ہے۔ اگر کوئی بیٹھتا ہے تو اپنا شوق ہے یا نیکی کا جذبہ ہے۔ تو ایک کونے میں بیٹھ کے عبادت کرے بے شک لیکن اس پر اعتکاف کی شرطیں عائد نہیں ہونگی۔ اعتکاف کی جو شرائط ہیں ان کا ذکر (بیت الذکر) میں ملتا ہے کسی گھریلو کونے میں بیٹھ کے عبادت کرنا ہرگز منع نہیں ہے لیکن اسے (بیت الذکر) کا کونہ بنا کر اعتکاف کی شرائط اس پر عائد کردینا مناسب نہیں۔

سوال: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ جیسے لفظ السمٰوٰت ہے اور زمین کے لئے الارض واحد کا صیغہ ہے۔ اگر ہم گردوپیش دیکھیں تو ایک ہی آسمان کا تصور ہے۔ جب کہ زمینیں ایک سے زیادہ کہی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ہماری زمین یا مریخ کی زمین۔

جواب: اول تو آپ نے قرآن کریم کی طرف وہ بات منسوب کردی ہے جو بعینہٖ اس طرح قرآن نے بیان نہیں فرمائی ایک ہی آسمان کہنا بالکل غلط بات ہے۔ Galaxies کا ایک اپنا آسمان ہے اور اتنی بے شمار Galaxies ہیں کہ آپ ان کا شمار نہیں کرسکتے۔ نئی نئی دریافتیں ہورہی ہیں۔ تو وہ سب آسمان ہیں۔ سماء الدنیا کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور سماء الدنیا سے مراد اس دنیا کے گرد جو فضائی نظام طبقہ بہ طبقہ موجود ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اسے ہم نے حفظ کے طور پر بنایا ہے تاکہ باہر سے آنے والے ستارے اجرام زمین کو نقصان نہ پہنچا سکیں اور شیطان مارد میں وہ بھی آجاتے ہیں جو ریز (Rays) ہیں جو ہمارے لئے خطرناک اور مضر ہیں اس نظام کو اس طرح گہرائی سے مطالعہ کریں تو حیرت انگیز ایک سماء کا تصور پیدا کرتا ہے جو سماء الدنیا کہلاتا ہے۔ میں نے اپنے دور کے پہلے جلسہ سالانہ میں علمی تقریر کا سلسلہ شروع کیا تھا اس میں یہی مضمون بیان کیا تھا کہ جو قرآن کریم نے ایک انصاف کا Absolute Justice (عدل) احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا ذکر کیا ہے یہ صرف انسانوں تک محدود نہیں ساری کائنات میں Absolute Justice (عدل) احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا مضمون جاری وساری ہے اس حوالہ سے میں نے سماء الدنیا کا بھی ذکر کیا تھا اور اس میں وہ سائنسی حوالے دے کر تفصیل بیان کی ہے کہ کس طرح قرآن کریم نے ایک چھوٹے سے فقرے میں اتنی گہری حقیقتیں بیان کردی ہیں جن کو ابھی تک سائنسدان پوری طرح اخذ نہیں کرسکے نہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان کی باریکیوں کو ابھی تک سمجھ سکے ہیں۔ لیکن یہ بہرحال قطعی بات ہے کہ وحفظامن کل شیطان مارد کے مضمون کے پوری طرح قائل ہیں۔

اوزون ہول اگر ذرا سا بھی نارتھ پول کی طرف ہو جائے تو ساری دنیا کے اہل علم کو گھبراہٹ شروع ہوجاتی ہے۔ اور وہ ایک Hole تو ایک حصے سے تعلق رکھتا ہے اور جو ساری کائنات پہ طبقہ بہ طبقہ ہماری حفاظت کے انتظامات ہیں۔ یہ سب سماء الدنیا ہیں۔ تو یہ کہنا کہ ایک آسمان ملتا ہے بالکل غلط بات ہے اس آسمان کو بھی مختلف آسمانوں میں بانٹا گیا ہے اور وہ حوالہ دیتے ہیں کہ یہ فلاں آسمان ہے، یہ فلاں آسمان ہے، یہ فلاں آسمان ہے، اور پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت سی ایسی Galaxies ہیں۔

جہاں تک زمین کا تعلق ہے چونکہ انسان کو اس کی زمینی حیثیت یاد دلانے کی خاطر بار بار زمین اور اس کے گرد پھیلے ہوئے آسمانوں کے حوالے سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس لئے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ مگر یہ خیال کرلینا کہ یہ انسانی کلام تھا اور ایک ہی زمین کا تصور موجود تھا۔ یہ اس لئے غلط ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہم نے سموات پیدا کیا اور زمینیں بھی انہی کی طرح ہیں جتنے آسمان ہیں اتنی زمینیں پیدا کی ہیں۔ تو جس کلام نے اتنی وضاحت سے بکثرت زمینوں کا ذکر اپنے اپنے آسمان کے حوالے سے کردیا ہے اس کے اوپر یہ اعتراض اٹھ ہی نہیں سکتا کہ آسمانوں کا ذکر تو جمع میں کررہا ہے اور زمین کا ذکر واحد میں کررہا ہے یہ زمین بھی آسمانوں کی طرح ہی اسی نسبت سے پیدا کی گئی ہے۔ والارض نہیں فرمایا ومن الارض یعنی زمین ازنوع زمین یہ لفظ بہت اہم ہے عربی محاورہ من الارض کا مطلب یہ ہے کہ ازنوع زمین یعنی ویسی ہی پیدا کی ہیں جیسا کہ آسمان پیدا کئے ہیں اور یہ مراد نہیں ہے کہ آسمان جتنے ہیں اتنی ہی زمینیں۔ مطلب ہے ان کی مطابقت کے ساتھ، ان کے نظام سے ملتا جلتا نظام ہے۔

سوال: عذاب قبر اور عذاب قیامت میں کیا فرق ہے۔ کیا عذاب دو دفعہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی قبر کے پاس سے گزر رہے تھے تو حضورؐ نے فرمایا اس قبر والے کو عذاب دیا جارہا ہے؟

جواب: نیک آدمی کے لئے جنت کی طرف ہوا کے لئے کھڑکی کھلتی ہے۔ اور جہنمی کے لئے جہنمی ہوا کے لئے۔ قبر کے پہلو سے کھڑکی کھلتی ہے۔ ظاہری الفاظ میں یہ مضمون سمجھ نہیں آسکتا۔ اگر ظاہر پر چسپاں کریں تو یہ ناممکن ہے کیونکہ جب قبر کھودی جاتی تو کچھ کے پہلو سے دو چار کھلی کھڑکیاں ملتیں جو جہنم کی ہوا کی خبر دے رہی ہوتیں اور کچھ ٹھنڈی جنت کی ہوا سے بہت مہکتی ہوئی اور پرلطف منظر پیش کرتی کھڑکیاں نظر آتیں۔

قبر اس درمیانی دور کو کہتے ہیں جس میں زندگی بہت لمبے ترقیاتی دور میں سے گزرے گی۔ یعنی روح کی زندگی مراد ہے اور رفتہ رفتہ وہ ارتقاء پذیر ہوتی ہوئی اس آخری مقام تک پہنچے گی کہ جب اللہ کی طرف سے جب صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک مکمل روحانی وجود کے طور پر اٹھ کھڑی ہوگی وہ جو روحانی وجود ہے وہ اس تمام عرصے میں جہنم میں سے گزر کے آیا ہے یا جنت میں سے گزر کر آیا ہے۔ اور اس کی مثال قرآن کریم نے بڑی عمدہ دیدی ہے کہ تمہاری پہلی تخلیق اور دوسری تخلیق سوائے نفس واحدہ کے طریق کے اور کسی طریق پر نہیں ہوگی ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے نفس واحدہ کے طور پر پیدا ہوتا ہے اس نفس واحدہ کے پیدا ہونے پر اگر ہم غور کریں کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ غور کرو کہ خدا تمہیں ارحام میں کیسی مختلف صورتیں دیتا ہے جیسے جیسے وہ چاہتا ہے۔

اب یہ مضمون جو ہے نفس واحدہ والی آیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہنمی بچہ، ان معنوں میں کہ وہ بیمار ہے، ناسور لے کر پیدا ہورہا ہے کئی قسم کی ظلمات میں پل رہا ہے اور ایسا بچہ بن رہا ہے جس کا اس دنیا میں آنا اس کے لئے مستقل عذاب کی شکل بن رہا ہے یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اچانک نہیں ایسا ہوگا۔ (جو پیدائش کا دور ماں کے پیٹ سے شروع ہوتا ہے میں اس کی بات کررہا ہوں) اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ دیکھو وہاں کچھ ایسے بچے ہیں جو درجہ بدرجہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی تخلیق میں نقائص رہ جاتے ہیں۔ اور وہ نقائص پیدائش سے پہلے چھپے رہتے ہیں اور پیدائش کے بعد اچانک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن بچے کو کچھ نہ کچھ محسوس ضرور ہوتا ہے۔ ماں کو بھی محسوس ہونے لگتا ہے۔ بیمار بچہ جب پیٹ میں پرورش پا رہا ہو تو بیمار بچہ صحت مند بچے کی طرح نہیں ہوتا۔ کبھی اس کے سانس بند ہورہے ہوتے ہیں کہیں ایک اور اس کو مصیبت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ ماں کی ساری حمل کی زندگی بے قرار گزرتی ہے۔ اور جو صحت مند بچہ ہے اس کا ٹانگیں مارنا بھی ماں کو اچھا لگتا ہے اس کے انداز ہی مختلف ہیں تو یہ نو مہینے میں جو کچھ ہوگیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح نو مہینے کے اندر اندر روح اتنی تیزی کے ساتھ ترقی کرے گی۔ ان سب ادوار سے گزر جائے گی۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود اسی آیت میں رکھ دیا ہے تمہاری پہلی تخلیق بھی اور تمہاری دوسری تخلیق بھی ہم مثل ہے اور اس تخلیق کو سمجھنے کیلئے ماں کے پیٹ میں بچے کی بدلتی ہوئی صورتیں دیکھو اور وہ صورتیں وہ نو مہینے میں گزر رہی ہیں لیکن پہلی تخلیق کا تصور پیش کررہی ہیں جو ارب سال تک ہی پھیلا ہوا ہے اور اس تمام عرصے تک پھیلا ہوا ہے جس میں زندگی نے جنم لیا اور مختلف ادوار سے یعنی حیواناتی حیات نہ کہ نباتاتی حیات کی بات کررہا ہوں میں۔ وہ جس جس دور میں سے گزرتی ہے بچہ اس دور کی تصویر بنتا چلا جاتا ہے اور آغاز سے لے کر نو مہینے کے اندر وہ پہلے تمام دور کی وہ تصویر کھینچ لیتا ہے یا اس کے اندر کی تصویریں یکے بعد دیگرے اس تیزی کے ساتھ گزر رہی ہیں کہ آپ اس کا تصور نہیں کرسکتے۔ مگر ان ادوار کی یاد کو وہ زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور ان ادوار کو پیش کرتا ہے۔

اس ضمن میں نے ایک دفعہ غور کیا، ہمارے احمدی سائنسدانوں کا کام ہے کہ وہ اس پر ریسرچ کریں۔ کیا اس میں کوئی قابل فکر نکتہ ہے کہ نہیں اگر ہم ڈاکٹری نقطۂ نگاہ سے یہ معلوم کرلیں جیسا کہ اکثر ہو چکا ہے کہ آنکھ کس وقت پیدا ہونا شروع ہوتی ہے اور اس کو نو مہینے کے اندر کیا نسبت ہے دل کس وقت پیدا ہوتا ہے اور اس کو اس نو مہینے کے وقت کے اندر کیا نسبت ہے، تو اس پہلو سے آپ دیکھیں کہ نو مہینے کے دن بنائیں۔ اور دن کو چوبیس گھنٹے سے ضرب دیں۔ پھر اس کو چوبیس گھنٹے کے منٹ بنائیں پھر اس کے سیکنڈ بنائیں اور ان سے ضرب دیتے چلے جائیں اور پھر سیکنڈ کے لمحے بنالیں اور اس کا انطباق کردیں زندگی کے ارتقاء کی معروف تاریخ تک تو مجھے ایک دفعہ خیال آیا کہ بعید نہیں کہ یہ تصور اتنی تکمیل کے ساتھ اس پر پوری اترے کہ زندگی کے لمبے ارتقائی دور میں جب آنکھ بنی تھی اس کو آج سے لے کے اس زمانے سے جو نسبت ہے۔ ہوسکتا ہے ماں کے پیٹ میں آنکھ بننے کا عمل وہی نسبت رکھتا ہو، اور اس کے ارتقائی دور کی ہر منزل وقت کے لحاظ سے بھی وہ مناسبت رکھتی ہو یہ ایک تحقیق کے قابل مضمون ہے۔ لیکن جو تحقیق شدہ بات ہے وہ یہ ہے کہ زندگی دراصل بہت لمبے عرصے میں نشوونما پاکے اس منزل تک پہنچی ہے جسے ہم نو مہینے میں دیکھ لیتے ہیں تو نو مہینہ بیچ کا ایک برزخی دور بیان کیا گیا ہے جو پہلے دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ بہت لمبا ہے اور آئندہ دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ بہت لمبا ہوگا۔ چھوٹا نہیں ہوگا تو نو مہینے پر غور کرنے سے ہی تو ہم نے Evolution کی اربوں سال کی تاریخ معلوم کی۔ تو آئندہ دنیا کی بھی جب روح ترقی کرے گی، اس کی اربوں سال کی تاریخ

سامنے پڑی ہوگی۔

اس بات کا جو یہ استنباط ہے اس کی تائید میں قطعی قرآنی شہادت یہ ہے کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو آپس میں باتیں کریں گے کہ ہم کتنا عرصہ وہاں رہے۔ زمین پر ہم کتنا عرصہ رہے۔ تو کوئی کہے گا کہ ایک دن اور اس سے بھی تھوڑا۔ اور اللہ کہے گا کہ یہ بھی درست نہیں اس سے بھی بہت تھوڑا اب واقعہ یہ ہے کہ ایک زندگی کو ایک دن کے تھوڑے سے حصے سے جو نسبت ہے ان کے جی اٹھنے کو ان کے سابقہ جینے کے زمانے سے کم وبیش وہی نسبت ہوگی اور جتنی دور کی چیز ہو اتنی چھوٹی دکھائی دیتی ہے آپ کا بچپن اتنا لمبا گزرا آپ کو تو چند لمحوں میں گزرا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ستارے بھی جتنے دور ہوتے چلے جاتے ہیں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں زمانے کا بھی یہی حال ہے تو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ تمہارا حشر نشر اتنی دیر بعد ہوگا کہ جب تم گزشتہ زندگی کا تصور کرو گے تو بہت بعید کے زمانے میں ایک چھوٹا سا نقطہ دکھائی دیگا۔ تو یہ سارے مضامین قرآن کریم نے کھول دئے ہیں۔

سوال: جب دعا ہم کرتے ہیں۔ دو قسم کی ایک عذاب النار اور دوسرے عذاب جہنم سے بچنے کے لئے کیا جہنم اور نار دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں؟

جواب: نہیں! ایک ہی چیز ہے۔ نار جب خوب بھڑک رہی ہو تو اس کو جہنم کہتے ہیں اور نار کی بھی مختلف صورتیں ہیں بعض دفعہ ہر دل میں ایک آگ لگی رہتی ہے۔ بعض دفعہ گناہوں کا احساس آگ لگا دیتا ہے۔ غالب کہتا ہے۔

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

تو ہر انسان کی آگ مختلف ہے ایک گناہوں کی پیاس ہی نہیں بجھ رہی اور ان کے نہ کر سکنے کے نتیجہ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ وہ کہتا ہے۔

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

کہ میرے گناہوں کا دریا جو ہے وہ اپنی روانی میں اتنا تیز تھا کہ تیزی کی وجہ سے جلدی بہہ گیا اور پتہ ہی نہیں لگا کہ وقت کیسے گزر گیا۔ اور میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا۔ اور ایک انبیاء کا حال ہے کہ ساری عمر نیکیاں کرتے ہیں ساری عمر استغفار کر کر کے برا حال ہو جاتا ہے ان کے دل میں بھی ایک آگ لگی ہوئی ہوتی ہے، وہ بخشش کی طلب کی آگ ہے وہ غلطیوں پر پشیمانی کی آگ ہے، اور یہ آگ جو ہے اس میں سے ہر انسان گزرتا ہے اسی لئے قرآن کریم جہنم کا ذکر کر کے فرماتا ہے کہ لازم ہے کہ تم میں سے ہر ایک اس میں سے گزرے تو اچانک ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی سرسراہٹ بھی نہیں سنو گے۔ جو نیک لوگ ہوں گے وہ اس کی دور کی سرسراہٹ کی آواز بھی نہیں سنیں گے۔ اور ایک طرف فرماتا ہے تم میں سے ایک بھی نہیں ہے جو اس میں وارد نہ ہو جائے۔ تو یہ کیا تضاد ہے بظاہر، یہ تضاد بالکل نہیں یہ وہی جہنم ہے جس کا ذکر میں کر رہا ہوں ہر انسان کسی نہ کسی جہنم میں سے گزرے گا۔ ایک جہنم تو وہ جو پشیمانی کی جہنم ہے ایک حسرتوں کی جہنمیں ہیں مگر انسان اس میں سے گزرتا ہے مگر کونی بردا وسلاما کی آواز آتی ہے مگر اس سے پہلے کافی کچھ گزر جاتا ہے۔

سوال: نماز باجماعت ہو رہی ہو تو کیا نمازیوں کے کندھے اور پاؤں ملے ہونے چاہئیں؟

جواب: کندھے سے کندھا ملانا تو ضروری ہے پاؤں اس لئے نہیں مل سکتے کہ ہر شخص کے پاؤں کا انداز الگ الگ ہے اور بعض لوگ جوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں ان کا بیلنس قائم رہتا ہے بعض چوڑے کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور بعض جو چوڑے کر کے کھڑے ہوتے ہیں ان کے جب پاؤں دوسرے کو لگ رہے ہوتے ہیں تو اس کی نماز میں Disturbance پیدا کرتے ہیں مگر کندھا نہیں کرتا۔ کبھی بھی کندھے سے کندھا ملاؤ تو انسان کی توجہ نہیں بٹتی لیکن پاؤں لگ رہے ہوں تو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے اس لئے پاؤں والا مضمون تو مجھے ٹھیک نہیں لگتا۔ یعنی بظاہر انسان اس کو قبول نہیں کرتا۔

سوال: سورۃ طٰہٰ کی آیت میں ہے کہ تو زمین میں نہ بھوکا رہے گا اور نہ ننگا، نہ پیاسا اور نہ دھوپ میں جھلسے گا یہ دونوں آیتیں مل کر۔ یعنی تیری حکومت کا قانون ایسا ہوگا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں سوشل سیکورٹی اور Benefit کا جو سسٹم ہے یہ دین میں بھی جاری ہوا تھا یا ایسا قانون ہونا چاہئے؟

جواب: قرآن کریم فرماتا ہے **فیھا کتب قیمہ** وہ تمام تعلیمات جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں جو اپنی ذات میں **قیمہ** ہیں ایسی ہیں کہ ان کو دور کرنے کی کوئی وجہ نہ ہو تو ان کو قائم رکھنا ہے۔

قرآن کریم کا اسلوب یہ ہے کہ جب کسی پرانے نبی کی تعلیم کا ذکر کرتا ہے اگر اس کے منسوخ ہونے کا اعلان نہ کرے تو وہ تعلیم جاری رہے گی اس لئے یہ تعلیم قرآن کی تعلیم ہے ورنہ یہ تعلیم آپ کو کسی گزشتہ کتب میں دکھائی نہیں دے گی۔ بائبل میں بھی نہیں ہے جہاں سے آدم کا ذکر چلا ہے قرآن نے ذکر اسی تعلیم کا کیا ہے جس کو اپنایا ہے یا اگر کسی دلیل سے رد کیا ہے تو پھر ذکر فرماتا ہے کہ یہ رد شدہ ہے پس یہ دراصل انسانی جنت نظیر معاشرہ کا ذکر فرما رہا ہے اور یہ عدل کا ذکر ہے اور اس کے بعد انسانی تعلیم ترقی کرتے کرتے احسان اور ایتاء ذی القربیٰ میں بھی داخل ہو چکی ہے۔ مگر احسان ہو یا ایتاء ذی القربیٰ ہو عدل کی بنیاد اپنی جگہ قائم رہتی ہے اس کو **قیمۃ** کہا جاتا ہے اس بنیاد کے اوپر ہی تمام تعمیرات ہوتی ہیں اس کے بغیر تعمیر ممکن ہی نہیں۔ پس یہ وہ بنیادی تعلیم ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر مذہب کا جب آدم کی طرف اشارہ فرمایا ہے تو یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ دین کی امتیازی تعلیم ہے۔ تمام دنیا کے مذاہب اگر سچے ہوں تو اس غرض کے لئے جدوجہد کریں کہ ان کے دائرہ میں نہ انسان بھوکا رہے نہ پیاسا رہے نہ بے چھت کے رہے نہ بے کپڑوں کے۔ تو یہ جو روٹی، کپڑا اور مکان کا محاورہ چلا ہے کمیونسٹوں کی طرف سے یہ انہوں نے آج اپنی طرف سے ترقی یافتہ محاورہ بنایا ہے اسلام اس کی آغاز سے ہی تعلیم دیتا ہے پانی کا مسئلہ بہت اہم بات تھی کیونکہ اکثر غریب قوموں کا مسئلہ پانی کا مسئلہ بھی ہے صرف خوراک کا نہیں ہے۔ سارا افریقہ مصائب میں مبتلا ہے گندے پانی کی وجہ سے بیماریوں میں مبتلا ہے۔ اور ہندوستان میں بکثرت بیماریاں گندے پانی کی وجہ سے پھیل رہی ہیں اور بھی غریب ممالک ہیں تو دنیا کی اکثر آبادی پانی کے مسئلے سے دوچار ہے اور یہ بظاہر ترقی یافتہ اشتراکیت پانی کا ذکر ہی نہیں کرتی۔ اور قرآن کہتا ہے کہ اس کے ذکر کے بغیر اس جنت کی ابتدائی تعلیم کا نقشہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ انسان اپنی سوچوں کے ذریعہ جہاں سفر کا اختتام کرتا ہے اس سے بہت پہلے مذہب اپنے سفر کا آغاز اس منزل سے کر چکا ہے جو انسانی سوچ کی آخری منزل ہے۔ اور انسانی سوچ کی آخری منزل بھی نامکمل ہے۔

سوال: کیا وہ خوش نصیب جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوتے ہیں، کیا وہ حقیقت میں سب جنتی ہیں؟

جواب: میری بجائے اللہ سے پوچھنا چاہئے۔ حقیقت میں وہی جنتی ہے جو نظامِ وصیت کا حصہ ہے۔ نہ کہ کسی مقبرہ میں دفن ہونا، اس کے متعلق بعض احمدی علماء نے یہاں تک، میرے نزدیک تو غلو سے کام لیا ہے لیکن حسن ظن کہنا چاہئے کہ خدا اس کو دفن ہی نہیں ہونے دیگا جو جنتی نہ ہو، مگر یہ جو حسن ظن ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی ہے۔ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ حسن ظن نہ ہو بلکہ حقیقت کے خلاف بات ہو۔ ایسا ممکن ہے درست ہے کہ جو بہشتی مقبرہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں آپ کے سامنے تیار ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص اس بات کی حفاظت کر رہی ہے کہ کوئی شخص اس میں نہیں جائے گا جب تک وہ شرائط پر پورا نہ اترے۔ لیکن میرے نزدیک مقبرہ فی ذاتہ کسی کی نجات کی ضمانت نہیں وہ نظام وصیت ہے جس کو کھول کر بیان فرمایا گیا ہے اور جس کی تنبیہات اتنی واضح کر دی گئی ہیں کہ جو یہ کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں، جو وہ کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں وہ تو ہر موصی کو ہر وقت کانپتے رہنا چاہئے وصیت تو آپ نے کر دی ہے دفن بھی ہو جائیں گے مگر اس روحانی نظام کے دائرے میں رہتے ہوئے مریں گے یا اس سے باہر مریں گے۔ باہر مرنے والے کو آپ جسمانی طور پر جہاں مرضی ڈال دیں۔ وہ اس روحانی نظام کے دائرہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بعض دفعہ جو اعتراض غیروں کی طرف سے اٹھتا ہے کہ یہ جنت کے سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں یہ درست نہیں۔

مسکراہٹ اور زندگی

جاوید چودھری اپنے کالم میں لکھتے ہیں:-

ولیم جیمز ایک نفسیات دان تھا' مدتوں پہلے میں نے اس کی کسی کتاب میں ایک پیراگراف پڑھا اس نے کہا "ہر جذبے کا اظہار کسی نہ کسی عمل سے ہوتا ہے مثلاً انسان ہنس کر خوشی کا اظہار کرتا ہے رو کر تکلیف' درد اور افسوس ظاہر کرتا ہے' چیخ کر' چلا کر' چیزیں توڑ کر اپنا غصہ ثابت کرتا ہے' اس نے کہا اگر ہم اس عمل کو الٹ دیں تو ہم اپنے اندر جذبہ بھی پیدا کر سکتے ہیں مثلاً کوئی دکھی شخص اگر مسکرانا......شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد اس کے اندر خوشی کا جذبہ پیدا ہو جائے گا' کوئی خوش ہے لیکن وہ اداسی' پریشانی اور دکھ کی اداکاری شروع کر دے اپنی آواز بھرا لے' آنکھوں میں آنسو لے آئے تو ایک آدھ گھنٹے بعد وہ حقیقتاً اداس ہو جائے گا- ولیم جیمز کی بات میں وزن ہے' مجھے یورپ' امریکہ اور مشرق بعید کے ترقی یافتہ ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا' وہاں میں نے دو باتیں بڑی شدت سے محسوس کیں ایک آپ کسی کی طرف دیکھیں' کسی سے مخاطب ہوں اس کے چہرے پر فوراً ایک دل آویز مسکراہٹ آ جائے گی- دوم آپ کو ہر شخص مستقبل کے منصوبے بناتا نظر آئے گا- میں اس ویک اینڈ پر یہ کروں گا' میں گرمیوں کی چھٹیوں میں وہاں جاؤں گا' میں اگلے سال یہ خریدوں گا' میں بوڑھا ہو کر یہ کروں گا وغیرہ وغیرہ' شروع شروع میں مجھے یہ چیزیں پریشان کر دیتی تھیں لیکن غور کیا تو محسوس ہوا جن معاشروں میں امید زندہ ہوتی ہے وہاں یہ دونوں چیزیں بکثرت پائی جاتی ہیں مزید غور کیا تو معلوم ہوا مسکراہٹ اور امید دونوں ایک ہی کوکھ سے جنم لیتی ہیں جن معاشروں میں لوگ مسکرانا بھول جاتے ہیں وہاں سے امید بھی رخصت ہو جاتی ہے اور جہاں امید نہیں ہوتی وہاں لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بھی نہیں ہوتی-

انسانی چہرے پر ایسے دو سو زاویے (پوائنٹس) ہوتے ہیں جن کی مدد سے انسان تاثرات پیدا کرتا ہے- وہ خوش ہے تو اس خوشی کا اظہار اس کے چہرے سے ہوگا- وہ اداس ہے غمگین ہے غصے یا تکلیف کی حالت میں ہے تو اس کا اظہار بھی وہ چہرے کے تاثرات ہی سے کرے گا- یہ تاثر چہرے کے یہ دو سو زاویے پیدا کرتے ہیں- ہر احساس' ہر تاثر کیلئے زاویوں کا ایک مخصوص مرکب (کمبی نیشن) ہوتا ہے- احساسات تبدیل ہونے سے یہ کمبی نیشن بدل جاتا ہے اور اس کمبی نیشن کی تبدیلی سے تاثرات میں تبدیلی آتی ہے- جن لوگوں کے چہروں پر طویل عرصے تک کوئی مخصوص کیفیت رہتی ہے ان کے چہروں کے دوسرے زاویے مرنا شروع ہو جاتے ہیں بعدازاں وہ لوگ اپنے تاثرات تبدیل کرنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں' آپ اکثر ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے چہروں پر ہر وقت غصے کی لکیریں رہتی ہیں' چہرے کے عضلات تنے اور آنکھیں چڑھی ہوئی ہوتی ہیں' آپ ذرا غور کریں- کیا

باقی صفحہ 6 پر

غزل

عہد و پیاں کیے نہیں ہوتے
دل کو دھوکے دیئے نہیں ہوتے

چاک داماں سیئے نہیں ہوتے
اتنے احساں کیے نہیں ہوتے

ہے نظر میں سدا وہ مست نظر
ہم کبھی بے پیئے نہیں ہوتے

متن ہی متن ہے صحیفۂ عشق
عشق میں حاشیئے نہیں ہوتے

کتنی سیدھی ہے راہ صدق و صفا
صدق میں زاویئے نہیں ہوتے

دل نادار میں ہے غم کی چمک
جھونپڑے بے دیئے نہیں ہوتے

دل کو بس دل سے راہ ہوتی ہے
ہر جگہ برقیے نہیں ہوتے

کتنے انساں یہاں ہیں خاک نشیں
سب کے گھر بوریئے نہیں ہوتے

قتل کیوں کر رہے ہو چن چن کر
آدمی اس لئے نہیں ہوتے

ان کے وعدوں پہ گر یقین ہوتا
اور کچھ دن جیئے نہیں ہوتے

ہے وہ آزاد شاعری جس میں
وزن اور قافیئے نہیں ہوتے

عاقبت کا جو تم کو ڈر تھا سلیم
جرم اتنے کیے نہیں ہوتے

سلیم شاہجہانپوری

تعارف کتب

مرزا غلام قادر احمد

نام کتاب : مرزا غلام قادر احمد
مصنفہ : امتہ الباری ناصر
ناشر : لجنہ اماء اللہ کراچی
تعداد صفحات : 480

زیر تبصرہ کتاب آسمان احمدیت کے روشن ستارے اور خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے شہید محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی سیرت وسوانح پر مبنی ہے۔ آپ کو 14 را پریل 1999ء کو شہید کر دیا گیا۔ آپ کی شہادت اس لحاظ سے بھی عظیم بن گئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی شخصیت کو الہامات حضرت مسیح موعود کا بھی وارث قرار دیا۔ جس میں یہ تذکرہ ہے کہ "غلام قادر آگئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ (اللہ تعالیٰ نے اسے مرے پاس بھیج دیا)" آپ کی شہادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے بارہ میں فرمایا تھا:

"قیامت تک شہید کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ میں اس کی خوبیوں پر گہری نظر رکھتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے اس وجہ سے میں بہت ہی پیار کرتا تھا گویا یہ میری آنکھوں کا بھی تارا تھا۔..........اے شہید تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور ہم سب ایک دن آ کر تجھ سے ملنے والے ہیں۔ زندہ باد، غلام قادر شہید، پائندہ باد۔"

(الفضل انٹرنیشنل 4 جون 1999ء)

محنت وکاوش سے مرتب کی گئی اس کتاب کے کل 18 ابواب ہیں جن میں شہادت کے دلگداز واقعات کے ساتھ ساتھ شہید مرحوم کے خاندانی پس منظر، بچپن، اعلیٰ تعلیمی کیریئر، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد، خدمات دینیہ کے علاوہ آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر آپ کے رفقاء کار کی تحریرات شامل ہیں۔ شعراء کرام نے جو خراج تحسین آپ کو پیش کیا ہے ان کی منظومات کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ جماعتی، ملکی وغیر ملکی اخبارات ورسائل نے آپ کی شہادت پر جو خبریں اور تبصرے شائع کئے ہیں وہ بھی کتاب کا حصہ ہیں۔ کتاب خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ سرورق پر شہید مرحوم کی تصویر جب کہ پس ورق پر مرحوم کے بچوں کا گروپ فوٹو ہے۔ کتاب میں شہید کی بچپن سے وفات تک تصویری جھلکیاں بھی شامل اشاعت ہے۔

کتاب کا پہلا باب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبانی واقعات شہادت اور قادر شہید کی عظیم شخصیت پر مشتمل ہے۔ اور اختتامی باب قادر مرحوم کی اہلیہ محترمہ کے مضمون پر مشتمل ہے جو دل میں ڈوب کر لکھی گئی تحریر ہے۔ آسمان احمدیت کے اس درخشندہ ستارے کی سیرت وسوانح یقیناً ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوگی کیونکہ یہ راہ وفا کے مسافر کا روشن تذکرہ ہے۔

(ایم، ایم، طاہر)

بقیہ صفحہ 4

پر لوگ 24 گھنٹے غصے کی حالت میں رہتے ہیں' چینا چکٹیں' ان لوگوں کی کیفیات بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کے چہرے ان تبدیل ہوتی کیفیات کے اظہار پر قادر نہیں رہتے کیونکہ ان کے چہرے اچھی کیفیات کے حامل زاویوں کے قبرستان بن چکے ہوتے ہیں۔ کیفیات اور تاثرات کے تمام ماہرین اس بات پر متفق ہیں صرف مسکراہٹ ہی وہ واحد کیفیت ہے جس میں انسانی چہرے کے تمام زاویے حرکت کرتے ہیں جس کے ذریعے چہرے کے دوسو پوائنٹس کی ورزش ہوتی ہے لہٰذا جو لوگ دن میں کم از کم پچاس مرتبہ مسکراتے ہیں ان لوگوں کے چہرے کبھی بوڑھے نہیں ہوتے' وہ لوگ کبھی مایوس نہیں ہوتے' وہ لوگ کبھی زندگی سے نہیں اکتاتے' چینی کہاوت ہے جو مسکرانا نہیں جانتا اسے دکان نہیں کھولنا چاہئے۔ (جنگ 13 جنوری 2003ء)

جنگ کریمیا

انیسویں صدی کے وسط میں ہونے والی جنگ کریمیا نے مستقبل میں بین الاقوامی سیاست اور خصوصاً جغرافیائی سیاست پر گہرے اثرات ثبت کئے۔ یہ جنگ اکتوبر 1853ء سے فروری 1856ء تک روس اور سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے مابین جاری رہی۔ اس جنگ کی ابتداء اس تنازعہ کے باعث ہوئی کہ روس سلطنت عثمانیہ میں روسی آرتھوڈوکس چرچ کے لئے ان ہی مراعات کا خواہاں تھا جو اس علاقے میں رومن کیتھولک فرقے کو حاصل تھیں۔ چنانچہ مذہبی منافرت کے تحت روس نے سلطنت عثمانیہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ مگر اس جنگ میں اس وقت کی سپر پاور، برطانیہ نے سلطنت عثمانیہ کا ساتھ دیا، جس نے روسی ترک سرحد، (ڈینوبین جو بعد میں رومانیہ کہلایا) سے بھاری حملہ کیا۔ برطانیہ کی حمایت کے بعد فرانس اور آسٹریا بھی سلطنت عثمانیہ کے ساتھ ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا۔ جنگ سے تھکا ہارا روس فروری 1856ء میں اتحادیوں کی شرائط پر مبنی معاہدہ امن پر راضی ہو گیا۔

اطلاعات و اعلانات

اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 5۔اکتوبر 2003ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خاکسار کے بیٹے حافظ محمد اکرم صاحب کا نکاح مکرمہ رضیہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ مکرمہ رضیہ ناصر مکرم چوہدری غلام حیدر ملہی صاحب مرحوم چک نمبر R-56/4 ضلع بہاولنگر کی پوتی اور مکرم چوہدری اللہ دین صاحب مرحوم چک نمبر 161 مراد ضلع بہاولپور کی نواسی ہیں۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب مکرم قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

دستکاری نمائش

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ دستکاری نمائش کا انعقاد مورخہ 11۔اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ صبح 10:00 بجے کیا جا رہا ہے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان سکالرشپ برائے پی ایچ ڈی

جنوبی کوریا کی ایک یونیورسٹی میں کیمسٹری میں ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کیلئے سکالرشپ کا اعلان متوقع ہے۔ جو مرد و خواتین اس پروگرام میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کے Research interset مندرجہ ذیل ہونا ضروری ہیں۔

(1) Electron transfer reaction of bialogical organic molecules.

(2) Molecule electronics and conducive polymers

(3)Analyses and treatment of environmental coutaminants

ان مضامین میں Ph.D اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کے خواہش مند طلبہ نظارت تعلیم سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کو رابطہ ایڈریس دیئے جاسکیں۔ نظارت ہذا کا Email یہ ہے۔

ntaleem@fsd.paknet.com

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

☆ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب گورایہ آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ حال دارالرحمت وسطی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 7/اکتوبر 2003ء بروز منگل بعمر 79 سال انتقال کر گئیں مرحومہ نے بڑے نامساعد حالات میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فضل عمر فٹ بال کلب کی کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر فٹ بال کلب ربوہ نے جھنگ میں منعقدہ واجد خاں میموریل ٹورنامنٹ بمقام چرچ گراؤنڈ جھنگ صدر جیت لیا۔ ٹورنامنٹ میں فضل عمر فٹ بال کلب ربوہ نے گوجرہ کی ٹیم کو کوارٹر فائنل میں 4-0 اور جھنگ سٹی کلب کو سیمی فائنل میں 4-0 سے ہرایا جبکہ فائنل جو کہ 3۔اکتوبر بروز جمعۃ المبارک کو ہوا اس میں فرینڈ فٹ بال کلب جھنگ کے خلاف 5-4 سے کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب مرحوم دارالبرکات ربوہ کی بڑی بہن مکرمہ امۃ النسیم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب سیٹھی میرپور خاص بوجہ فالج و ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

مورخہ 8۔اکتوبر 2003ء کے الفضل میں صفحہ نمبر 2 پر ایک نظم "امن کا آفتاب" جناب عبدالسلام اسلام کے نام سے غلطی سے شائع ہوگئی ہے یہ نظم جناب مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایکشن ہیرو کیلی فورنیا کے گورنر منتخب۔ ہالی وڈ کی ایکشن فلموں کے ہیرو آرنلڈ شیوارزینگر امریکی ریاست کیلیفورنیا کے گورنر منتخب ہو گئے۔ وہ ریپبلکن پارٹی کے امیدوار تھے۔ موجودہ گورنر ڈیوس نے شکست تسلیم کر لی ہے۔ آرنلڈ نے فلم ٹرمینیٹر سے شہرت حاصل کی۔ ان کی عمر 56 سال ہے اور اہلیہ ماریہ شرائزر ٹیلوژن جرنلسٹ ہیں۔ آسٹریا سے ہجرت کر کے امریکہ میں آباد ہوئے تھے۔ گورنر کے عہدے کے 135 امیدواروں نے حصہ لیا۔

عراق کے متعلق قرارداد واپس نہیں لیں گے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ مخالفت کے باوجود عراق کے متعلق قرارداد واپس نہیں لیں گے۔ کئی ہفتوں سے ابھی قرارداد پر سلامتی کونسل کے رکن ممالک کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نئی قرارداد میں اہم وزارتیں عراقیوں کو لوٹانے، انتخابات اور آئین سازی کا عمل مکمل ہونے تک عراق میں رہنے کا اختیار مانگا ہے اس عمل میں 2 سال بھی لگ سکتے ہیں تاہم ابھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ روس اور فرانس اب بھی قرارداد سے ناخوش ہیں اور اقتدار جلد عراقیوں کے سپرد کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

طالبان کا افغانستان پر دوبارہ قبضے کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔ افغانستان کے لئے امریکہ کے سفیر زالمے خلیل زاد نے خبردار کیا ہے کہ طالبان امریکہ کے زیر کمان اتحادی فوج کے خلاف تباہ کن حملوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ کابل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکی فوج جوابی کارروائی کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ پاکستان القاعدہ کے لئے پناہ گاہ نہیں بن سکتا چند ہفتوں سے طالبان زیادہ متحرک ہو گئے ہیں جو تباہ حال افغانستان کی تعمیر نو کے لئے خطرہ ہیں پر طالبان کا افغانستان پر دوبارہ قبضے کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔

امریکہ نے تائیوان کو چین کا حصہ مان لیا۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ون چائنا پالیسی کو تسلیم کرتا ہے اور تائیوان کو چین کا حصہ تسلیم کرتا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تائیوان کا چین سے الحاق کا مسئلہ طاقت کے ذریعے نہیں پر امن طریقے سے حل ہو۔ دونوں مذاکرات کریں۔

امریکہ مداخلت نہ کرے۔ تائیوان کے صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کو تائیوان کے جمہوری نظام میں اصلاحات کے پروگرام میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ صدر چن شوئی جو اصلاحات کر رہے ہیں وہ چین کے لئے اشتعال انگیز نہیں۔

ایران عراق کی تعمیر نو میں کردار ادا کرے۔ عراقی گورننگ کونسل نے ایران کو عراق کی تعمیر نو میں اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت دی ہے۔ دعوت کونسل کے اہم رکن عبدالعزیز الحکیم نے اپنے دورہ ایران میں دی۔ عبدالعزیز الحکیم نجف بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے آیت اللہ باقر الحکیم کے بھائی ہیں۔ انہوں نے ایران کے صدر محمد خاتمی اور دوسرے ایرانی عہدیداروں سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

چیچنیا کے الیکشن پر امریکی تبصرہ غیر ضروری ہے۔ روس نے چیچنیا کے الیکشن پر امریکی تنقید کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات خراب نہیں ہوں گے۔ اور نہ چیچنیا کی صورت حال تبدیل ہوگی۔ اس لئے امریکی تبصرہ غیر ضروری ہے۔

عالمی کانفرنس بلائی جائے۔ روس نے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے بارے میں عالمی کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی ہے اور اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن روڈ میپ تسلیم کرتے ہوئے اس کی منظوری دے۔ یہ بات روسی وزیر خارجہ الیگور ایوانوف نے ماسکو کے دورے پر آئے ہوئے اپنے لبنانی ہم منصب کے ساتھ مشترکہ کانفرنس کے دوران کہی۔

اختیارات کے ناجائز استعمال پر وزیر خارجہ مستعفی۔ پرتگال کے وزیر خارجہ نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے کے الزام کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا میڈیکل کالج میں داخلہ معمول کے طریقہ کار سے ہٹ کر کرایا تھا تاہم انہوں نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ وہ بے قصور ہونے کے باوجود اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔

ایران کا ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔ ایران نے کہا ہے کہ اسے ایٹمی توانائی کے پرامن حل کے حق سے کوئی نہیں روک سکتا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ایران ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے کی پاسداری کرتا رہے گا۔ انہوں نے یورینیم کی افزودگی روکنے کا مطالبہ مسترد کر دیا اور کہا کہ تنصیبات کے معائنہ سے خوفزدہ نہیں۔ ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔

امریکہ شام پر پابندیاں لگا دے گا۔ سی این این نے امریکی انتظامیہ اور کانگرس کے حوالے سے کہا ہے کہ شام کے خلاف بڑھتی ہوئی ناراضگی کے پیش نظر امریکہ اس کے خلاف پابندیاں لگا دے گا۔

طالبان کے سابق وزیر خارجہ وکیل احمد متوکل رہا کر دیئے گئے۔ امریکہ نے طالبان حکومت کے سابق وزیر خارجہ وکیل احمد متوکل کو رہا کر دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق وہ رہائی حاصل کرنے کے بعد اپنی فیملی کے پاس قندھار پہنچ گئے ہیں۔

ملکی خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
جمعہ	10 اکتوبر	زوال آفتاب	11-55
جمعہ	10 اکتوبر	غروب آفتاب	5-45
ہفتہ	11 اکتوبر	طلوع فجر	4-45
ہفتہ	11 اکتوبر	طلوع آفتاب	6-06

پنجاب بھر میں جلوسوں پر پابندی۔ پنجاب بھر میں دفعہ 144 کے تحت جلوس نکالنے پر پابندی لگانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ جس میں صوبے میں امن وامان کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ اور امن وامان برقرار رکھنے کے لئے صوبہ بھر کے ناظمین سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں دفعہ 144 کے تحت جلوس نکالنے پر پابندی لگا دیں۔ وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور وہ اس ذمہ داری کو ہر قیمت پر پورا کریں گے۔ صوبے میں امن عامہ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے چیکنگ کے نظام کو مستحکم کرنے کی غرض سے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں اور اس ضمن میں کالے شیشے والی گاڑیوں کی پڑتال اور اسلحے کی تلاشی کی خصوصی مہم چلائی جائے۔

دہشت گردی کے لئے کسی کو اپنی سرزمین استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ صدر جنرل مشرف نے ایک بار پھر کہا ہے کہ کسی بھی شخص کو ملک کے اندر یا کسی دوسرے ملک کے خلاف دہشت گردی کے لئے پاکستان کی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات فاٹا کے ارکان پارلیمنٹ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ ارکان پارلیمنٹ نے حکومتی پالیسیوں سے مکمل اتفاق کیا اور کہا کہ اسلام میں انتہا پسندی اور دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں۔ صدر نے کہا امید ہے قبائلی رہنما اپنے علاقوں میں انتہاء پسند عناصر کی شناخت اور نہیں پکڑنے میں مدد فراہم کریں فوج مقامی لوگوں کی مشکلات کا خیال رکھے گی۔

جنگ کا لفظ جنوبی ایشیا کی لغت سے نکال دینا چاہیے۔ وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے نیٹ ورک کی کمر توڑنے میں پاکستان نے سب سے زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنے تنازعات پر امن طور پر طے کریں۔ جنگ کا لفظ جنوبی ایشیا کی لغت سے خارج کر دینا چاہیے۔ خارجہ تعلقات کونسل سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ملک کو پائیدار جمہوریت کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔ صدر مشرف نے قوم کے لئے سارے وعدے پورے کر دیئے ہیں اور ہم بڑے اچھے طریقے سے کام کر رہے ہیں ان کی حکومت صدر مشرف کی پچھلے تین سال میں کی گئی معاشی اصلاحات سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

دہلی تک مار کرنے والے میزائل کا کامیاب تجربہ۔ پاکستان نے حتف 4 شاہین ون بیلسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔ زمین سے زمین پر 700 کلومیٹر تک مار کرسکنے والا یہ میزائل نئی دہلی سمیت کئی بھارتی شہروں کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ یہ میزائل جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاک فوج کے ترجمان نے کہا اس تجربے سے پاک بھارت تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہئے۔

امین فہیم اے آر ڈی کے چیئرمین اور جاوید ہاشمی صدر بن گئے۔ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کے صدر امین فہیم کو اے آر ڈی کا چیئرمین جبکہ مسلم لیگ (ن) کے قائمقام صدر جاوید ہاشمی کو صدر بنا دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ اے آر ڈی کے سربراہی اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس کے بعد امین فہیم اور جاوید ہاشمی نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ باقی تمام عہدیدار بدستور اپنے عہدوں پر کام کرتے رہیں گے۔ اے آر ڈی کے چیئرمین نے کہا مجھ جو ذمہ داری سونپی گئی ہے میں اسے ایمانداری سے نبھانے کی کوشش کروں گا ہمارا بنیادی ایشو جمہوریت کی بحالی ہے۔ اور اس کے لئے ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہم ملک میں آمریت کے خلاف ہیں۔ اور اسے کسی طور پر تسلیم نہیں کریں گے۔ پارلیمنٹ کی بالادستی ہمارا مشن ہے۔ ایل ایف او آئین کا حصہ نہیں ہے آئین میں ترمیم کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ حتیٰ کہ سپریم کورٹ کو بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ملک میں امن وامان کی صورت خراب ہے۔ وزیر داخلہ مخدوم سید فیصل صالح حیات نے اعتراف کیا ہے کہ ملک میں امن وامان کی صورت حال انتہائی خراب ہے۔ تاہم کہا ہے کہ ہمیں مختلف چیلنجوں اور پیچیدگیوں کا سامنا ہے۔ حقیقت ہے کہ پاکستان میں امن وامان کی صورت حال آئیڈل نہیں۔

جنوبی وزیرستان میں کریک ڈاؤن۔ جنوبی وزیرستان ایجنسی کے علاقہ انگور اڈہ میں القاعدہ کے مبینہ ارکان کو پناہ دینے والے تین قبائلیوں کی گرفتاری کے لئے کریک ڈاؤن کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ کری خیل اور ڈیسی خیل قبائل سے تعلق رکھنے والے ان ملزمان کو انتظامیہ کے حوالے کرنے میں ناکامی پر قبائلی علاقوں میں رائج اجتماعی ذمہ داری کے قانون کے تحت ان قبیلوں کے درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گمشدہ نقدی

مورخہ 6۔اکتوبر کو نصیر آباد سلطان سے گولبازار ربوہ آتے ہوئے راستہ میں دو ہزار پانچ صد روپے جس کے ساتھ تیسری کلاس نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم کا رزلٹ کارڈ بھی تھا گم ہو گیا جس کو ملے دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔ (صدر عمومی ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213849 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، قمر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

مقبول احمد خان

آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2005

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:211550 Fax 04524-212980

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

AHMAD MONEY CHANGER

AHMAD

MONEY CHANGER

Deals in: All Foreign currencies,Bank Drafts,T.T,FEBC,Encashment Certificate

State Bank Licence Letter ES812 P/OS

B-1 Raheem Complex,Main Gulberg II,Lahore

Tel#5713728,5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

بچوں کیلئے کیوریٹو ادویات

ANTI CARIES FOR BABIES	35/-	بچوں میں دانتوں کے گھن، کیریز کیلئے
BABY GROWTH COURSE	60/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
BABY POWDER	20/-	قے اور دستوں (اسہال) کیلئے مفید دوا
BABY TONIC TABS	25/-	بچوں کی کمزوری، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑے پن کیلئے بچوں کا ٹانک
BED URINE COURSE	60/-	بچوں کا نیند میں پیشاب خطا ہو جانے کی تکلیف کیلئے
PICA COURSE	45/-	بچوں میں مٹی کھانے کی عادت چھڑوانے کیلئے
WHOO COUGH TABS	20/-	کالی کھانسی، کھانسی جس کے ساتھ قے آتی ہو
WORMICID TABS	25/-	پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کیلئے موثر دوا

لٹریچر و ادویات ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون کلینک: 214606

ہیڈ آفس: 213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29